مولای صل وسلم دائما أبدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت اَقدس پیر و مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامد یہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدس ؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے ۔ (آمین)

کثرتِ استغفار قرب کا ذریعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ کے ایک صحابی حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنابِ رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کہ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ ﴿ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ﴾ یعنی میں یہ نہیں پسند کرتا کہ اِس آیت کے بدلے مجھے ساری دُنیا ملے، آیت کا ترجمہ یہ ہے اے میرے بندو ! جنہوں نے اپنے نفس پر زیادتیاں کی ہیں حق تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخش دیں گے ﴿اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴾ بے شک وہی بخشش اور نہایت رحم والا ہے۔

آقائے نامدار ﷺ کا یہ اِرشاد سن کر ایک صحابی نے دریافت فرمایا کہ فَمَنْ اَشْرَكَ یعنی جو شرک کرے اُس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ فَسَكَتَ النَّبِیُّ ﷺ پس نبی اکرم ﷺ یہ سن کر خاموش ہوئے ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ [1] تھوڑی دیر بعد اِرشاد فرمایا کہ ہاں وہ بھی جس نے شرک کیا ہو اور بعد میں تائب ہو چکا ہو۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۶۰

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ سرورِ کائنات علیہ الصلٰوۃ والسلام نے اِرشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ اُس بندے کو بہت پسند فرماتے ہیں جو کامل الایمان ہو اور اُس سے گناہ ہو جاتا ہو اور وہ توبہ بار بار کرتا ہو، مقصد یہ ہے کہ گناہ تو سب سے ہوتا ہی رہتا ہے ہاں جو گناہوں سے توبہ کرتے ہیں وہی خدا کے عزیز اور مقرب بندے ہوتے ہیں، گویا توبہ و اِستغفار بندے کو حق تعالیٰ کا مقرب بنا دیتے ہیں اِس لیے تقرب اِلی اللہ کے حصول کے لیے بندگانِ خدا کثرت سے اِستغفار کرتے ہیں۔

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ حق تعالیٰ سے یہ دُعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا سَاؤُوا اسْتَغْفَرُوْا [1] یعنی یااللہ ! مجھے اُن لوگوں میں سے کردے کہ جب وہ اچھے کام کریں تو وہ خوش ہوں اور جب کوئی برائی کر بیٹھیں تو توبہ و اِستغفار کریں، گویا یہ تعلیم دی کہ تم خدا سے یہ دُعا کرتے رہو تاکہ خدا تعالیٰ تمہاری حالت یہ کردے کہ نیکی کرو تو دل کو ٹھنڈک پہنچے اور گناہ کرو تو بے چینی اور ندامت پیدا ہو۔

بھاگوان اِنسان :

ایک حدیث شریف میں ہے کہ جنابِ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا [2] یعنی وہ شخص بہت خوش قسمت ہے جو قیامت کے روز اپنے صحیفے (نامۂ اَعمال) میں بہت زیادہ اِستغفار پائے۔

بری موت سے پناہ :

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بخشتے رہتے ہیں جب تک حجاب واقع نہ ہو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْحِجَابُ اے اللہ کے رسول ﷺ حجاب کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ . [3]

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۵۷ [2] مشکوۃ شریف کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۵۶ [3] مشکوۃ شریف کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۶۱

کہ حجاب سے مراد یہ ہے کہ کسی کی موت شرک کی حالت میں واقع ہو جائے۔

ذات وصفات سے متعلق عقیدہ :

جنابِ رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ جو آدمی حق تعالیٰ کے سامنے ایسے حال میں آئے کہ دُنیا میں کسی کو حق تعالیٰ کے برابر نہ جانا ہو پھر اُس پر پہاڑ جیسے گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ آخرکار اُسے بخش دیں گے [1] تو اللہ تعالیٰ کو اِس دُنیا میں پہچان لینا بہت بڑی نعمت اور سعادت ہے، خدا تعالیٰ سے متعلق عقیدہ اگر ٹھیک نہ ہو تو سب کچھ بیکار ہوتا ہے کوئی عمل معتبر نہیں ہوتا، تمام اَنبیائے کرام نے یہی تعلیم دی ہے۔ اِنسان پر لازم ہے کہ حق تعالیٰ کے برابر کسی کو نہ سمجھے، اِسلام نے یہی بتایا ہے کہ خدا جیسا کوئی نہیں، نہ ذات میں نہ صفات میں، نہ اُس جیسی ذات کسی کی ہے نہ اُس جیسے صفات کسی کے ہیں، خدا جیسا سننے والا ہے ویسا کوئی دُوسرا سننے والا نہیں، خدا جیسا دیکھنے والا ہے ویسا کوئی دیکھنے والا نہیں، وہ ہر چیز سے بلند و بالا ہے ﴿ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ﴾

دل کی سیاہی، مثال سے وضاحت :

گزشتہ درس میں دل کی سیاہی کا ذکر آیا تھا اُس کے متعلق یہ سمجھ لیجیے کہ دل کی سیاہی (جس کا حدیث شریف میں ذکر ہے) ہمیں اِن ظاہری آنکھوں سے نظر آنی مشکل ہے اگر دل کو کھول کر بھی دیکھا جائے تو بھی نظر نہ آئے گی لیکن حقیقت وہ ہے جو جنابِ رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمائی اگرچہ ہمیں نظر نہ آسکتی ہو۔ اور اِس کی مثال یہ ہے کہ اِنسان کے دماغ میں سفیدی، سیاہی، سبزی وغیرہ کے تمام خاکے جو اُس نے دیکھے ہوں قوتِ حافظہ میں محفوظ رہتے ہیں یہ ایسی حقیقت ہے جو دِن رات ہر آدمی آزماتا ہے پھلوں پھولوں کے خیال کے ساتھ اُن کے رنگ یاد آجاتے ہیں، آدمیوں کے ساتھ اُن کے رنگ یاد آجاتے ہیں جن میں کپڑوں کی سفیدی، چہرہ کی سرخی، بالوں کی سیاہی وغیرہ سب یاد

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۶۲

آتے ہیں گویا یہ سب دماغ کے خزانے میں محفوظ ہیں حالانکہ اگر کسی دماغ کو کھول کر دیکھا جائے تو اِن میں سے کوئی بھی چیز موجود نظر نہ آئے گی تو اگر دماغ کھولنے والا یہ کہے کہ یہاں تو کوئی نقشہ یا رنگ نظر نہیں آرہا اِس لیے میں یہ نہیں مانتا کہ ذہن میں سیاہی یا سفیدی کا عکس ہوا کرتا ہے، بھلا یہ چیزیں دماغ میں محفوظ رہا کرتی ہیں ؟ تو ایسے آدمی کو بڑا بے عقل کہا جائے گا کیونکہ اگر دماغ میں کوئی خاکہ نہ ہوا کرتا اور کسی رنگ کا عکس دماغ میں نہ ہوتا تو آدمی ایک آدمی کو دیکھ کر دوبارہ نہ پہچان سکتا اپنے گھر سے نکلتا تو گھر واپس نہ آسکتا اور واپس آ بھی جاتا تو اپنے گھر والوں کو نہ پہچانا کرتا، ہر دفعہ نیا تعارف کرانا پڑتا [1] تو دماغ کی قوتوں کے خزانہ میں لامحالہ رنگین عکس کا وجود ماننا پڑے گا جیسے کہ ہر وقت تجربہ سے ثبوت ملتا رہتا ہے اور ہر پڑھا لکھا اور جاہل اِس بات کو سمجھ سکتا ہے۔

بالکل اِسی طرح ایک واقعی اور حقیقی سیاہی و سفیدی دلوں پر آتی ہے اور اِس کا تعلق گناہ اور نیکی سے ہوا کرتا ہے وہ ہی حدیث شریف میں بیان فرمائی گئی ہے۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ٥ ؍جولائی ١٩٦٨ء)

✿ ✿ ✿

ماہنامہ انوار مدینہ لاہور میں اِشتہار دے کر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر

اور دینی اِدارہ کا تعاون ایک ساتھ کر سکتے ہیں !

نرخ نامہ

بیرون ٹائٹل مکمل صفحہ	2000		اَندرون رسالہ مکمل صفحہ	1000
اَندرون ٹائٹل مکمل صفحہ	1500		اَندرون رسالہ نصف صفحہ	500

[1] اور دوسری طرف یہی حال باقی گھر والوں کا بھی ہوا کرتا !! تو کیا ہوتا ؟ (محمود میاں غفرلہٗ)